4017-جس عورت پر مجرمانہ حملہ ہو تو کیا اس پر اپنا دفاع کرنا اور عزت بچانی واجب ہے

سوال

جب کوئی کسی عورت کی عزت لوٹنا چاہے تو کیا اس عورت پر اپنا دفاع کرنا واجب ہے اور کیا اس کے لیے عزت بچانے کی خاطر اسلحہ استعمال کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

مکرھہ یعنی جس عورت سے جبرا زنا کیا جائے اس پر اپنا دفاع کرنا واجب ہے ، اور اسے مجرمانہ حملہ کرنے والے کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرنا چاہیے چاہے اسے حملہ آور کو قتل ہی کیوں نہ کرنا پڑے ، اس کا اپنے نفس سے دفاع کرنا واجب ہے ، اور اس کے ساتھ جبرا زنا کرنے والے کو قتل کرنے پر اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا ۔

کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جو اپنے مال کو بچاتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے ، اور جو اپنے خون کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہوا وہ بھی شہید ہے ، اور جو کوئی اپنی دین کو بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے ، اور جو کوئی اپنے گھر والوں کو بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ بھی شہید ہے) اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے ۔

اس حدیث کی شرح میں ہے : قولہ : (جو کوئی اپنے گھر والوں کو بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے) یعنی اپنی بیوی یا اپنی عزیزہ کی عزت بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے ۔

اور جب مرد کے لیے اپنی بیوی کو زنا سے بچانے کے لیے اس سے زنا کرنے والے کے ساتھ لڑائی کرنی جائز ہے چاہے وہ اسے قتل ہی کر دے ، یعنی دفاع میں قتل کر دے تو بالاولی عورت کے لیے بھی جائز ہے کہ وہ اپنا دفاع کرے اور عزت لوٹنے کی کوشش کرنے والے سے اپنا دفاع کرے چاہے وہ قتل ہی کیوں نہ ہو جائے ، اس لیے کہ اگر وہ اپنا دفاع کرتے ہوئے قتل کر دی جائے تو شہید ہوگی ، جس طرح اس کی عزت کا دفاع کرتے ہوئے خاوند قتل کر دیا جائے تو شہید ہوگا ۔

اور شہادت کا درجہ بہت ہی عالی اور بلند مرتبہ ہے جو اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کے راستے فوت ہونے سے حاصل ہوتا ہے اور اس راستے میں جسے اللہ تعالی پسند کرتا ہے یہ سب کچھ اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس طرح کا دفاع اللہ تعالی پسند فرماتا ہے : یعنی خاوند کا اپنی بیوی کی عزت کی حفاظت کرنا اور عورت کا اپنی عزت کا دفاع کرنا ۔

لیکن جب وہ اپنے آپ کا دفاع نہ کر سکے اور وہ فاسق اور فاجر اس پر غالب آ جائے اور اس کے ساتھ جبرا زنا کرے تو اس عورت پر نہ تو حد ہے اور نہ ہی اسے تعزیر لگائی جائے گی ، بلکہ حد تو خبیس اور ظالم و گنہگار پر ہوگی ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب المغنی میں کہا ہے :

(امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے اس عورت جس نے اپنی عزت بچانے کی خاطر مجرمانہ حملہ کرنے والے شخص کو قتل کر دیا کے بارہ میں کہا : جب وہ عورت یہ جان لے کہ مجرم صرف اس کی عزت کے درپے ہے تو اس نے اپنی عزت بچانے کی خاطر اسے قتل کر دیا تو اس عورت پر کچھ بھی نہیں ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے ایک حدیث ذکر کی ہے جسے زھری قاسم بن محمد عن عبید بن عمیر سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ھذیل قبیلہ کے کچھ لوگوں کا مہمان بنا اوراس نے ایک عورت کی عزت لوٹنے کی کوشش کی تو عورت نے اسے پتھر مارا تووہ قتل ہوگیا، لھذا عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے :

اللہ کی قسم کبھی بھی اس کی دیت نہیں دی جائے گی (یعنی اس کی دیت ادا نہیں کی جائے گی) اوراس لیے بھی کہ جب اپنے مال کا جسے خرچ کرنا جائز اور مباح ہے کا دفاع کرنا جائز ہے توپھر عورت کا اپنے نفس وعزت کا دفاع کرنا اوراسے فحاشی وزنا جو کسی بھی حال میں جائز نہیں سے محفوظ کرنا مرد کا اپنے مال کی حفاظت ودفاع کرنے سے بالاولی جائز ہوگا ۔

اورجب یہ ثابت ہوگیا تو عورت پر بھی واجب ہے کہ وہ حتی الامکان اپنا دفاع کرے ، کیونکہ اس پر اس مجرم کا حاوی ہونا حرام ہے ، اوراوراپنا دفاع نہ کرنا اسے اپنے اوپر حاوی کرنا ہے) دیکھیں : المغنی لابن قدامۃ (331/8) ۔

واللہ اعلم : دیکھیں : المفصل فی احکام المراۃ (42/5-43) ۔

اورابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب "الطرق الحکمیۃ (18) میں کہتے ہیں : الفصل : اوراس میں سے یہ بھی ہے :

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے زنا کیا تھا ، عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس سے پوچھا تواس نے زنا کی اقرار کرلیا اور عمر رضی اللہ تعالی نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا ، توعلی رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے ہوسکتا ہے اس عورت کا کوئی عذر ہو ، پھر اس عورت کو کہنے لگے : تونے زنا کیوں کیا ؟

وہ کہنے لگی : میرا چاپائیوں میں ایک شراکت دار ہے ، اوراس کے اونٹوں میں پانی اوردودھ بھی ہے لیکن میرے اونٹوں میں پانی اوردودھ نہیں تھا ، مجھے پیاس لگی تومیں نے اس سے پانی مانگا اوراس نے پانی پلانے سے انکار کردیا اور شرط رکھی کہ میں اسے اپنا آپ دوں تووہ مجھے پانی دے گا لیکن میں نے اس کے سامنے تین بار انکار کیا ۔

اورجب مجھے پیاس زیادہ لگی اورمجھے گمان ہوا کہ میری جان نکلنے والی ہے تومیں نے اس کا مطالبہ پورا کردیا تواس نے مجھے پانی پلایا ، توعلی رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے : اللہ اکبر :

.{تو جو مجبوراور بے قرار ہوجائے اوروہ حد سے بڑھنے والا اورزیادتی کرنے والا نہ ہو تواس پر کوئی گناہ نہیں ، یقینا اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے }.

اورسنن بیھقی میں ہے کہ :

ابوعبدالرحمن السلمی بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس ایک عورت آئی جسے پیاس نے مجبور کردیا اوروہ ایک چرواہے کے پاس سے گزری تواس سے پانی طلب کیا ، لیکن اس نے پانی دینے سے انکار کردیا اورکہا کہ اگر تم اپنا آپ میرے سپرد کردو تومیں پانی دونگا ۔

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس عورت کو رجم کرنے کے بارہ میں لوگوں سے مشورہ کیا توعلی رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے یہ تو مضطر اور مجبور ہے میرے خیال میں اسے کچھ نہیں کہنا چاہیے توعمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے حد نہیں لگائی ، اور عمل بھی اسی پر ہے ۔

کہ اگر کوئی عورت کھانے یا پانی کے لیے مجبور ہوجاتی ہے اورآدمی اسے اس شرط پر یہ دے کہ وہ اپنا آپ اس کے سپرد کردے اوراس عورت کو بھوک وپیاس کی بنا پر ھلاک ہونے کا خدشہ ہواوراس نے اپنا آپ اس شخص کے سپرد کردیا تواس عورت پر کوئی حد نہیں ہوگی ۔

اوراگر یہ کہا جائے کہ : کیا اس کے لیے اس حالت میں اپنے آپ کو اس کے سپرد کردینا جائز ہے یا اس پر واجب ہے کہ وہ صبر وتحمل سے کام لے چاہے اسی حالت میں اسے موت بھی آجائے اسے اپنے آپ کو اس شخص کے سپرد نہیں کرنا چاہیے ؟

جواب میں کہا جائے گا : اس کا حکم زنا پر مکرہہ یعنی مجبور کی گئی عورت کا ہی ہوگا جسے یہ کہا گیا ہو کہ : یا تو اپنے آپ کو میرے سپرد کردو یا پھر میں تجھے قتل کردونگا ۔

اور مکرہہ یعنی مجبور عورت پر حد نہیں ، اس کے لیے قتل کے بدلہ میں ایسا کرنا جائز ہے ، اور اگر وہ قتل ہونے پر صبر کرتی ہے تو یہ اس کے لیے افضل اور بہتر ہے (لیکن ایسا کرنا اس پر واجب اور ضروری نہیں) ۔

واللہ اعلم.